سرکاری رپورٹ

تیرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

منعقدہ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۳ ہجری (بروز شنبہ)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۳
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۱۱ (منجانب میر محمد اسلم بزنجو صاحب)	۱۴
۵۔	تحریک التواء نمبر ۸ (منجانب مولانا امیر زمان صاحب)	۳۱
۶۔	نوٹس منجانب مولانا امیر زمان صاحب برائے تصحیح زیر قاعدہ نمبر ۱۸۰ رولز آف بزنس........	۲۷
۷۔	اجلاس کے اختتام کا حکم (منجانب گورنر بلوچستان)	۳۷

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

(بروز شنبہ)

زیر صدارت ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔ اسپیکر

بوقت گیارہ بجے صبح۔ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (جناب اسپیکر) - السلام علیکم - نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔ مولانا صاحب تلاوت فرمائیں۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولانا عبد المالک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَ
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ
هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

ترجمہ - لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کی امراض کے شفا ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ۔ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ قرآن یہ چیز اس نے بھیجی ہے' اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہئے یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۷۲ مولانا عصمت اللہ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک - جناب اسپیکر میرے خیال میں کورم کا خیال رکھیں۔

جناب اسپیکر - دیکھیں کیا پوزیشن ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب کورم پورا ہو گیا۔

مولانا امیر زمان - کورم پورا کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ حزب اختلاف کی نہیں

جناب اسپیکر - آپ جتنے بھی ہیں اپنی جگہ سے نہ ہلیں تاکہ کورم پورا رہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک - میرے خیال میں یہ واحد اسمبلی ہے جس میں اپوزیشن کے ممبرز زیادہ ہیں لیکن گورنمنٹ کے ارکان کم ہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب شاید آپ کو علم ہوگا پاکستان کے سابق وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب انتقال کر چکے ہیں آج ان کی نماز جنازہ ہے اکثر ہمارے ساتھی وہاں تشریف لے گئے ہیں اس لیے آج سرکاری بینچوں پر کچھ تعداد کم ہے۔

جناب اسپیکر - بہرکیف یہاں میرے خیال میں سوال کرنے والے اور منسٹر متعلقہ صاحب دونوں نہیں سوال نمبر ۶۷۳، ۶۷۴ اس طرح ۶۸۶ بھی مولانا عبدالباری صاحب یہ آپ کا سوال ہے۔ ۶۸۶۔ وزیر بھی نہیں ہیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر جواب دینے والا کون ہے آپس میں ابھی مشورہ کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر - جواب تو موجود ہے لیکن اس سے پتہ نہیں آپ کو مسئلہ حل ہوتا ہے یا نہیں۔

مولانا عبدالباری - اگر کوئی جواب دے سکتا ہے تو پھر میں ضمنی سوا بھی کر سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر - اگر اس سلسلے میں کچھ ہو تو آپ پھر یہ سوال دے دیجئے اس وقت تو آپ؟

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر۔ یہاں جیسا جواب دیا گیا ہے اس وقت صرف دو کوٹ بلیک ٹاپنگ ہوئی ہے میرے خیال میں وہ دو کوٹ بھی نہ ہونے کے برابر ہے چونکہ وہ دو کوٹ بھی انہوں نے کروائے تھے وہ بھی بارشوں کی وجہ سے بہہ گئے۔

جناب اسپیکر - ٹھیک ہے اس سلسلے میں کیا کیا جاسکتا ہے۔؟ کیونکہ منسٹر صاحب ملک سے باہر گئے ہیں ابھی آپ کو کما حقہ جواب نہیں دیا جاسکتا

مولانا عبدالباری - تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جواب جو دیا گیا ہے بالکل غلط ہے پہلے تو الف میں لاگت سو ملین دیا گیا ہے حالانکہ یہ نوے ملین ہے کابینہ میں میں خود بیٹھا تھا نوے ملین کی بات ہے اور اے ڈی پی کی کاپی میں بھی یہی لکھا ہے۔

مسٹر عبدالقہار خان ودان - ہاں میرے خیال میں اہم ہیں ان کو میرے خیال میں اگلے سیشن تک ڈیفر کیا جائے۔

جناب اسپیکر - ٹھیک ہے اس کو ڈیفر کرلیں پھر اگلا سوال ۶۸۷ ہے اس کے جواب سے آپ مطمئن ہیں؟

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب چونکہ میرے خیال میں.....

جناب اسپیکر - پہلے مولانا عبدالباری صاحب ہیں ان کی بات ہو جائے۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر۔ یہ جواب جو دیا گیا ہے بالکل غلط ہے کیونکہ یہاں لکھا ہے پینتالیس کلو میٹر لمبائی ہے۔

جناب اسپیکر - اس کو بھی ڈیفر کیا جاتا ہے۔ جی مولانا امیر زمان صاحب

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر۔ اگر روزانہ وزراء صاحبان غائب رہتے ہیں تو ہمیں جواب کون دے گا؟

جناب اسپیکر - پھر قاعدے میں ترمیم کے لیے اسمبلی میں موو move کریں۔

جناب اسپیکر - مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر۔ اس دن سوالات پر بحث ہو رہی تھی کہ ۲۰ تاریخ آپ نے ہیلتھ منسٹری کے لیے منتخب کیا تھا آپ نے کہا ۲۰ تاریخ کو ہیلتھ منسٹر موجود ہوں گے۔

جناب اسپیکر - جناب اس کا نمبر آجائے گا..... (مداخلت) پھر آپ خود (مداخلت)

مولانا امیر زمان - حالانکہ ہیلتھ کے علاوہ آج مواصلات اور جنگلات کے منسٹر بھی نہیں ہیں جن جن منسٹرز کے سوالات ہیں وہ سارے منسٹرز نہیں ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہیلتھ کے سوالات کے جواب اگر اسلم صاحب دے دیں تو باقی سوالات تو میرے خیال میں دوسرے سیشن کے لیے آپ ڈیفر کر دیں۔

جناب اسپیکر - میں ان سوالات کی طرف آرہا ہوں پھر جیسے بھی ہوگا۔ ۶۹۴ کا تو جواب ہی نہیں ہے اس کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

۶۹۵ اس کا بھی جواب نہیں ہے اس کو بھی ڈیفر کیا جاتا ہے۔ ۶۹۶ کا جواب بھی نہیں آیا ڈاکٹر کلیم اللہ لاء اینڈ پالیمنٹری افیئرز کے منسٹر صاحب آپ کم از کم جوابات کے لے تو متعلقہ ڈیپارٹمنٹس کو کہہ دیجئے گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - (وزیر قانون و پارلیمانی امور) واقعی یہ بری بات ہے لیکن یہ سارے بلوچستان کی سطح پر جوابات ہوتے ہیں ان کو اکٹھا کرنا پڑتا ہے شاید تم بلوچستان سے جوابات نہ پہنچ سکے ہوں وگرنہ۔

جناب اسپیکر - پندرہ دن کے بعد ہم سوال لیتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - میں کیا کہہ سکتا ہوں واقعی پندرہ دن کے بعد اس

کے لیے میری تجویز ہے کہ میں گورنمنٹ میں ہوتے ہوئے بھی یہ کہوں گا کہ وزراء صاحبان اسمبلی کے دوران اپنے دورے زیادہ نہ رکھیں اپنے مخصوص دن یہاں حاضر رہیں یہاں سوال کے جواب ندارد ہیں اس کی اگر خاص وجہ نہ بتائیں تو پھر کہنا چاہیے کہ سستی ہے یا کمزوری ہے یا کیا مسئلہ ہے میں خود اس کے فیور favour میں ہوں تاہم ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے اس کو پرسیو pursue کریں گے موثر طریقے سے۔

جناب اسپیکر - یہ ایشورینس assurance آپ کو کرانا ہوگی کیونکہ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - انشاء اللہ کرائیں گے بلکہ میرے خیال میں ایک کمیٹی........ (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری - جناب اسپیکر صاحب میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں یہاں پچھلے ڈھائی سال سے یہی ایشورینس assurance ہو رہی ہے تو یہ نئی بات نہیں ہے میرے خیال میں اس اسمبلی کو توکل پر چھوڑیں جس طرح ہو رہا ہے کسی چیز پر عمل در آمد نہیں ہو رہا ہے پچھلے ڈھائی سال سے یہ ہو رہا ہے۔

یہی ایشورینس دی جارہی ہے چیف منسٹر صاحب اور وزراء صاحبان کی طرف سے یقین دہانی دی جاتی ہے اور آپ کی طرف سے بھی یقین دہانی دی گئی ہے لیکن اس پر عملدر آمد نہیں ہوا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ نہیں ہوگا بلکہ ایڈ ہاک ہی سسٹم ہے یہ چلتا رہے گا اور حقیقت میں یہ سیدھی بات ہے اور کیا ہے؟ اس طرح یقین دہانی کرائی جاتی ہے ڈھائی سال سے ایشورینس assurance دی جاتی ہے وزیر اعلیٰ وزیر صاحب ایشورینس دیتے ہیں لیکن عمل در آمد نہیں ہو رہا ہے بعض سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں وہ سنسٹیو sensetive سوالات ہیں جن کے جواب وہ نہیں دینا چاہتے وہ لکھ دیتے ہیں جواب موصول نہیں ہوا جعفر آباد کے سوالات ہیں اس نے پوچھا ہے وہاں یہ چیز ہوتی ہے بجائے اس کی کہ اس کو ناراض کیا جائے لکھ دیا جاتا ہے جواب موصول نہیں ہوا کس طرح موصول نہیں ہوا؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - اس کے لیے انشاء اللہ ایک ایشورینس کمیٹی بنی تھی یا بنی

چاہیے تاکہ اس کا کام صرف یہی ہو کہ جو جو چیزیں (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری - یہ ہمیں پتہ ہے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ آپ بھی ٹائم پاس کر رہے ہیں یہ انشاء اللہ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - ہوگا پرواہ نہ کریں۔

میر ہمایوں خان مری - میرے بھائی اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوتے تھے وہ بھی یہی بات کہتے تھے اب وہاں گئے تو ان کے خیالات بھی چینج ہوگئے یہ اور بات (مداخلت) یہ نہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں مثال کے طور پر اگر ہم یہاں کھڑے ہو جائیں اسمبلی میں ہم یہ باتیں کرتے ہیں اخبار میں اگر سرخی لگ جائے تاکہ لوگ خوش ہو جائیں اخبار کی سرخی تک تو آتا ہے ورنہ کچھ نہیں ہو رہا ہے ساری دنیا یہی بولتی ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - ہم مکمل طور پر آپ کے ساتھ ہیں جیسے میں نے کہا کمیٹی ہونی چاہیے اس پر سب نے بیٹھ کر بنانی ہے ایشورنس کمیٹی بنانی ہے تاکہ یہ تعین کیا جائے کہ یہ کس کے ذمہ ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر - کلیم اللہ صاحب جواب نہیں آتے ہیں اس پر آپ سختی سے نوٹس لیں یہ فنکشن منسٹر صاحب کا نہیں ہوتا یہ محکمہ کا فنکشن ہوتا ہے لہٰذا اس کا آپ سیریسلی seruasly نوٹس لیں۔ اس طرح بارہا ہاؤس میں گیا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - ٹھیک ہے جی بالکل یہ دو تین باتیں ہیں۔ میں بالکل ان پر آپ سے متفق ہوں اس کا موثر طریق تدارک ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر - اس کا آپ موثر طریقے سے فیصلہ کردیں تاکہ اس کو یقینی بنایا جا سکے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جی۔

جناب اسپیکر - جو سوالات ہیں وہ اس طرح رہ جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جی مہربانی۔

جناب اسپیکر - وزیر صاحب نہیں ہیں ان کے سوالات بھی اس طرح رہ جاتے ہیں۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب میرے سوالات آپ نے کس تاریخ کے لیے رکھے ہیں؟

جناب اسپیکر - جب منسٹر صاحب ہی نہیں ہیں۔

مولانا امیر زمان - میرا مقصد یہ ہے کہ آج میری میز پر نہیں رکھے ہوئے آج یہ سوالات ہوں گے۔

جناب اسپیکر - آپ کی میز پر؟ بہرکیف۔ منسٹر صاحب نہیں ہیں اگر آپ کی میز پر ہوتے بھی تو آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کو بھی ڈیفر کر لیتے ہیں ان کا فائدہ نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر۔ ڈھائی سال سے اور متواتر دو اجلاسوں سے یہ مسئلہ ہے ہیلتھ کا میرا مقصد یہ ہے کہ ہیلتھ کے متعلق کوئی حل ہونا چاہیے اس طرح ڈھائی سال سے سوالات ڈیفر کرتے چلے آرہے ہیں۔ پھر ہمیں آئندہ کے لیے سوال نہیں کرنا چاہیے جب جواب ہی نہ ہو تو کیا فائدہ۔ منسٹر صاحب خود نہ ہوں اور ہم کہیں کہ ڈیفر کریں۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب والا! میری ایک تجویز ہے کہ اس اسمبلی کے اندر ہی ایک کمیٹی بن جائے جو ان معاملات کو دیکھے۔

میر ہمایوں خان مری - میں جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے پوچھتا ہوں کہ اس اڑھائی سال میں کون سی کمیٹی بیٹھی ہے جس نے کوئی فیصلہ کیا ہے یہ تو اسپیکر صاحب adhoc سسٹم ہے نہ کمیٹی بیٹھتی ہے نہ کوئی کام ہوا ہے adhoc system ہے بس چلاتے جاؤ اور اس سسٹم پر لوگ خوش نہیں ہیں۔ یہاں پر تو ڈویلپمنٹ نام کی کوئی چیز نہیں ہے ہم یہاں آتے ہیں

ہمیں خود شرم آتی ہے۔

مسٹر عبدالقہار خان ودان - جناب والا! آپ دیکھیں آج جن کے سوالات ہیں وہ خود بھی نہیں ہیں اور مولانا غفور حیدری بھی نہیں ہیں ان کے بھی سوالات ہیں حکومت کی طرف سے تو ڈاکٹر صاحب نے یقین دہانی کرا دی ہے کہ وہ پابند کریں گے مگر حزب اختلاف والوں کو کون پابند کرے گا وہ اسمبلی میں نہیں آتے ہیں۔ مولانا غفور حیدری نہیں ہے مولانا عصمت اللہ نہیں ہے۔ ان کو کون پابند کرے گا کہ وہ آجائیں وہ دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں؟ مری صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ ٹریژری بینچز والے نہیں ہیں۔ لیکن جو سوالات کرتے ہیں وہ خود موجود نہیں ہیں۔؟

مسٹر منشی محمد - جناب والا! میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں جس طرح سے تمام وزراء کے جوابات محمد اسلم بزنجو صاحب دیتے ہیں اگر جواب آجائیں تو ہم ادھر سے پوچھ لیں گے۔

میر ہمایوں خان مری - جناب والا! آج دیکھیں ظہور حسین صاحب کھوسہ کے سوالات ہیں ان کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں میں کہتا ہوں کہ ان کے جوابات کیوں موصول نہیں ہوئے ہیں ان کا تعلق نصیر آباد سے ہے اور وزیر اعلیٰ کا تعلق بھی نصیر آباد سے ہے اب وہاں پر بیوروکریسی چاہتی ہے کہ وہ کس کو خوش کرے جو اقتدار میں ہے اس کو خوش کرے گی ورنہ تین چار مہینے میں تو جواب آجانا چاہئے جب وہ اتنے ہیں اور جوابات نہیں دیتے ہیں ایسے سیکریٹری کو رکھنے کا کیا فائدہ ہے جب تین چار مہینے میں ایک سیکریٹری۔ ایک محکمہ جواب نہیں دیتا ہے پھر وہ ہمارے اوپر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں وہ کراچی میں بنگلے بنا رہے ہیں یہاں پر بیس بیس بنگلے بنائیں کرپشن کریں۔

جناب اسپیکر - اس بحث کی بجائے یہ کیا جائے کہ اس ہاؤس کو چلانا دونوں کی ذمہ داری ہے اور خاص طور پر جواب دینا کورم کا پورا کرنا اسمبلی کو چلانا۔ اس کے کام میں دلچسپی لینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک — جناب والا! لائیو اسٹاک کے وزیر صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سوالات پوچھ لیں کبھی ٹریژری بینچز سے جوابات نہیں آتے ہیں۔ یہ سوالات غفور حیدری صاحب کے ہیں۔

جناب اسپیکر — یہ مولانا غفور حیدری صاحب کے سوالات ہیں پوچھے جائیں۔

مولانا عبدالباری — جناب والا! میری تجویز یہ ہے کہ مولانا غفور حیدری صاحب کے سوالات ہیں خود وہ نہیں انہیں آپ ڈیفر کردیں۔

جناب اسپیکر — یہ ڈیفر نہیں ہوتے۔ ان کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو وہ خود دوبارہ سے سوال کریں۔

X ۲۰۷ **مولانا عبدالغفور حیدری** — کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ حیوانات کو مختلف ذرائع سے کس قدر آمدنی ہوئی ہے نیز خرچ کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات

آمدن

مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ مبلغ	= ر ۱۹۸‘۹۲‘۱۷۴ روپے
مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ مبلغ	= ر ۱۸۲‘۰۳‘۶۱۰ روپے
مالی سال ۹۳-۱۹۹۲ مبلغ	= ر ۱۰۵‘۰۰‘۰۰۰ روپے

(از جولائی ۹۲ تا دسمبر ۱۹۹۲ء تک)

خرچ

مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ مبلغ	= ر ۱۱‘۱۹‘۲۳‘۲۵۱ روپے
مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ مبلغ الاؤنس	= ر ۱۴‘۶۵‘۰۱‘۸۰۲ روپے

مالی سال ۹۳-۱۹۹۲ = ر ۷۷،۴،۷۶،۴۱،۹ روپے

(از جولائی تا دسمبر ۹۲ء)

نوٹ -

مندرجہ بالا آمدنی جانوروں سے حاصل شدہ اشیاء کو فروخت، جانوروں اور پرندوں کی فروخت اور ویکسین (حفاظتی ٹیکے) کی فروخت سے موصول ہوئی۔

X ۷۲۱ -مولانا عبدالغفور حیدری - کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ کے کن کن اضلاع میں کتنے ڈیری فارم ر پولٹری فارم ہیں۔ اور ان ڈیری فارموں میں جانوروں، بھیڑ بکری، گائے اور بھینسوں کی تعداد کس قدر ہے۔ نیز ولایتی جانوروں کی تعداد کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات

نمبر شمار	نام ضلع ڈیری فارم
۱-	کوئٹہ ضلع ڈیری فارم
۲-	پشین ضلع ڈیر فارم
۳-	نوشکی ضلع ڈیری فارم
۴-	لورالائی ضلع ڈیری فارم
۵-	کوہلو ضلع ڈیری فارم
۶-	ژوب ضلع ڈیری فارم
۷-	قلات ضلع ڈیری فارم
۸-	مستونگ ضلع ڈیری فارم
۹-	خضدار ضلع ڈیری فارم
۱۰-	ڈیرہ بگٹی ضلع ڈیری فارم

۱۱۔ زیارت ضلع ڈیری فارم

۱۲۔ بیلہ ضلع ڈیری فارم

۱۳۔ سبی ضلع ڈیری فارم

۱۴۔ تربت ضلع ڈیری فارم

۱۵۔ پنجگور ضلع ڈیری فارم

۱۶۔ گوادر ضلع ڈیری فارم

۱۷۔ پسنی ضلع ڈیری فارم

نوٹ ۔ خاران میں بلڈنگ تیار ہے جونہی بجلی کا کام مکمل ہوگا پولٹری فارم میں مرغیاں رکھوادی جائے گی۔

صوبہ میں ولایتی جانوروں کی کل تعداد	= ۸۶۰
دیگر مویشیوں کی تعداد(اوستہ محمد + سبی + حب)	= ۷۲۳
بھیڑ ر بکریوں کی کل تعداد	= ۴۵۰۲

چار عدد بھینس نر نسل کشی کی لیے ڈیرہ مراد جمالی موجود ہے۔

X ۷۳۱ **مولانا عبدالغفور حیدری** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت نے جنوری ۱۹۹۱ء تا جنوری ۱۹۹۳ء کے دوران کتنے (Re-Imbursement) بلوں کی منظوری دی ہے اور کس قدر بلوں پر اعتراضات لگا کران کے محکمہ جات کو واپس کیئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت ۔ ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت نے جنوری ۱۹۹۱ء تا جنوری ۱۹۹۳ء کے دوران مندرجہ ذیل (Re-Imbursement) بلوں کی منظوری دی۔

جنوری ۱۹۹۱ تا دسمبر ۱۹۹۱	کل ۱۹۸ کیس
جنوری ۱۹۹۲ تا دسمبر ۱۹۹۲	کل ۳۱۶ کیس
جنوری ۱۹۹۳ تا دسمبر ۱۹۹۳	کل ۴۶ کیس

مذکورہ مدت کے دوران ۳۴۳ کیس پر اعتراضات لگا کر متعلقہ محکموں کو واپس کئے۔ کیوں کہ میڈیکل اٹنڈنٹ رولز کے مطابق نہیں تھے اور مجوزہ قواعد و ضوابط مکمل نہیں تھے۔

X ۳۴۲ مولانا عبدالغفور حیدری - کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی-بی- سینٹوریم کے (MESS) میس میں لاکھوں روپے کا غبن ہوا تھا- اور ان کی انکوائری کے لیے کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی-

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے- تفصیل دی جائے-

وزیر صحت - یہ درست ہے کہ ٹی بی سینٹوریم جسے اب (چسٹ اینڈ جنرل ہسپتال کہا جاتا ہے- میں تقریبا سترہ لاکھ چوبیس ہزار روپے کا غبن ہوا تھا- اس سلسلے میں محکمہ صحت نے وزیر صحت کے حکم پر کیس کی تحقیقات کے لیے دو رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی- جس نے تحقیقات کی اور رپورٹ دی- جس کے مطابق رقم خرد برد ہوئی تھی- یہ ایک ابتدائی رپورٹ حقائق جاننے کے لیے تھی- مذکورہ رپورٹ محکمہ صحت نے ایس اینڈ جی اے ڈی کو وزیر اعلیٰ کے احکامات کے لیے پیش کیا- تاکہ ملوث افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاسکے- کچھ عرصہ تک محکمہ صحت اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے درمیان خط و کتابت کے بعد یہ طے پایا گیا کہ چونکہ یہ ایک ابتدائی تحقیقات تھی- لہٰذا اس کیس پر رسمی اور باقاعدہ تحقیقات کے لیے کمیٹی کی تشکیل دی جائے جس کے لیے کیس حکومت کو بھیج دیا ہے- اور ساتھ ہی محکمہ انسداد رشوت ستانی بھی اس کیس کی تحقیقات کر رہا ہے-

X ۳۴۳ مولانا عبدالغفور حیدری - کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیڈی ڈفرن ہسپتال میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۵ کے ملازمین کا مفت علاج کیا جاتا ہے-

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ دوائی وغیرہ کا خرچہ واپس ادائیگی (Re-Imbursement) کی صورت میں مذکورہ ہسپتال میں کچھ خرچ کی گئی رقم کاٹ دی جاتی ہے۔ نیز علیحدہ کمرے میں فیملی داخل کرانے کی صورت میں کرایہ کمرہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات بھی بتلائی جائے۔

وزیر صحت — لیڈی ڈفرن ہسپتال ایک مسیحی گورنمنٹ ادارہ ہے جس میں سرکاری ملازمین گریڈ ۱ تا ۱۵ کا مفت علاج کیا جاتا ہے

تمام ملازمی ادویات پر خرچ شدہ رقم گورنمنٹ ملازمین جو کہ ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں۔ بصورت (Re-Imbursement) کوٹا دی جاتی تھیں۔ "نان گزٹیڈ" ملازمین کو جنرل وارڈ کے علاوہ "فیملی وارڈ" سپیشل وارڈ میں فیملی رکھنے کی اجازت نہیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر — سیکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

مسٹر محمد حسن شاہ (سیکریٹری اسمبلی) — سردار ثناء اللہ زہری صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — جناب ملک کرم خان خجک نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا انہون نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — سردار چاکر خان ڈومکی نے درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — جناب حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی کام کی وجہ سے دالبندین جارہے ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر — تحریک استحقاق محمد اسلم بزنجو صاحب پیش کریں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) — جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں جمعیت العلماء اسلام کے ممبر صوبائی اسمبلی مولانا امیر زمان ہاشمی نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ وہ عالم دین ہیں یہ چیلنج کرتے ہیں کہ ایوان میرے سوال کا جواب دے کہ بہن کے ساتھ نکاح حرام کیا کس نے کہا ہے؟ اور کون کہتا ہے بہن سے نکاح حرام؟ جو اسمبلی کے ریکارڈ پر موجود ہے اور ساتھ ہی مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۳ء کے اخبار روزنامہ جنگ کوئٹہ میں شائع بھی ہوا ہے جس سے تمام مسلمانوں اور بنی نوع انسان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر — تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں جمعیت العلماء اسلام کے ممبر صوبائی اسمبلی مولانا امیر زمان ہاشمی نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ وہ عالم دین ہیں یہ چیلنج کرتے ہیں کہ ایوان میرے

سوال کا جواب دے کہ بہن کے ساتھ نکاح حرام کیا کس نے کہا ہے؟ اور کون کہتا ہے بہن سے نکاح حرام؟ جو اسمبلی کے ریکارڈ پر موجود ہے اور ساتھ ہی مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۳ء کے اخبار روزنامہ جنگ کوئٹہ میں شائع بھی ہوا ہے جس سے تمام مسلمانوں اور بنی نوع انسان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر - اسلم بزنجو صاحب یہ بتائیں کہ یہ تحریک استحقاق کیسے بنتی ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے بڑا استحقاق ہو نہیں سکتا ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس میں صرف مسلمانوں کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے بنی نوع انسان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے کہ ایسے مسلم معاشرے میں جہاں ہم رہتے ہیں کوئی ایسی جرات کرے اور کہے کہ بہن سے نکاح ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اپنے آپ کو عالم دین سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں عالم دین ہوں اور پھر ایسی باتیں اسمبلی کے فلور پر کرتا ہے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے یہاں اکثریت سارے مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں ہمارے رسم و رواج بھی ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ چیز کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مولانا صاحب خود اس کی وضاحت کرے کہ اس نے کیا فرمایا تھا؟

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ یہ بات اسلم صاحب کی سمجھ میں نہیں آئی ہے۔ اور یہ افسوس کی بات ہے۔ مسئلہ اس طرح سے تھا جو ان کو سمجھ نہیں آیا۔ مسئلہ اس طرح تھا کہ حاجی محمد شاہ صاحب نے مولانا عبدالباری صاحب کو کہا تھا کہ آپ نے مجھے جاہل کہا ہے۔ لہذا آپ جاہل ہیں میں آپ کو نہ عالم دین کہوں گا نہ حاجی نہ یہ ہے نہ وہ ہے جب محمد شاہ صاحب نے یہ الفاظ کہے تو مولانا عبدالباری صاحب نے اس کے مقابلے میں حاجی محمد شاہ صاحب کو کہا تھا کہ اگر آپ مولانا باری صاحب کو عالم دین نہیں سمجھتے ہیں تو آپ کو پھر کس عالم نے یا کس نے بتایا ہے کہ بہن بھائی کے درمیان نکاح حرام ہے میرا مقصد یہ تھا کہ اس عالم دین نے آپ کو بتایا ہے کہ قرآن پاک کی فلاں آیات میں بہن بھائی کا نکاح حرام ہے فلاں حدیث میں بہن بھائی کا

نکاح حرام اور فلاں آیات میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کے متعلق بتایا ہے آپ کو یہ علم نہیں ہے مولانا عبدلاباری صاحب کو علم ہے مولانا عبدالباری صاحب کو آپ نے جاہل کہہ دیا ہے اور اپنے آپ کو عالم دین کہہ دیا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ مولانا عبدالباری عالم دین ہے اس کو تمام دینی مسائل معلوم ہے آپ کو معلوم نہیں ہے تو میرا مقصد یہ ہے کہ وہ کہے کہ اس میں حق بجانب ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو — جناب اسپیکر صاحب! میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کوئی بھی مسلمان یہ کہے کہ بھائی اور بہن کا نکاح حرام ہے۔ نہیں وہ کہتے ہیں کہ بہن بھائی کا نکاح ہے ایسی باتیں مولانا صاحب نے کی ہیں اور سب کو پتہ ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اسمبلی کے فلور پر مولانا صاحب نے ایسی باتیں کہی ہیں جو اسلام میں نہیں میں کہتا ہوں کہ وہ اس سے اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں اور مولانا صاحب کو اسلام کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالمالک — جناب والا! کورم پورا نہیں ہے گن لیں۔

جناب اسپیکر — کورم پورا نہیں ہے تھوڑی دیر کے لیے اجلاس کو موخر کرتے ہیں۔

(اس دوران معزز اراکین ایوان میں داخل ہوئے اور کورم پورا ہو گیا)

جناب اسپیکر — یہ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی ہے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) — میں اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر — میں وضاحت کرتا ہوں جی۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) — جناب اسپیکر مولانا صاحب تو ماشاء اللہ اپنے آپ کو ہیرو بنانے کے لیے ان کے منہ سے کچھ ایسی باتیں نکلتی ہیں کہ وہ ان سے منکر ہو جاتے ہیں جب یہ سوال اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہے اور اخبار میں آیا ہے تو پھر مولانا صاحب اس سے کیوں منکر ہو جاتے ہیں مولانا صاحب تو لورالائی میں جلوس نکال کر اور قتل کر کے بعد میں منکر ہو گئے "کہ ہم نے نہیں کیا ہے"

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) — مولانا صاحب مہربانی کریں اور اس سوال کو وہ ہمیں تسلی دے کہ انہوں نے........

مولوی عبدالباری — میں سردار صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اسمبلی ریکارڈز ذرا چیک کریں اگر مولانا امیر زمان صاحب غلطی پر ہیں تو وہ استعفیٰ دیں گے ورنہ آپ دے دیں۔

جناب اسپیکر — جی عبدالقہار صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر) — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ جیسا کہ مولانا باری صاحب نے فرمایا کہ سردار صاحب استعفیٰ دے دیں حالانکہ وہاں جو قتل ہوئے ہیں ایف آئی آر میں مولانا صاحب کا نام کل اخبار "دی نیوز" میں ہم نے ایک خبر پڑھا تھا کہ وزیر اعظم وہاں ایک جگہ پر گئے صوبائی اسمبلی کے ایک ممبر ڈوگر کو انہوں نے گرفتار........ (مداخلت)

(مداخلتیں)

جناب اسپیکر — اسلم بزنجو صاحب مولانا باری صاحب اور مولانا امیر زمان صاحب آپ سب بیٹھ جائیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) — جناب اسپیکر صاحب-----

جناب اسپیکر — خان صاحب آپ مجھے وضاحت کرنے دیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی — جی ہاں۔

جناب اسپیکر — یہ طریقہ مناسب نہیں ہے کہ بیک وقت کسی کو سنے بغیر ہر ایک کھڑا ہوتا ہے اور اپنی طرف سے بولنا شروع کرتا ہے یہ اسمبلی کے ڈیکورم کے خلاف ہے اب اس وقت اس متعلقہ قرارداد کے متعلق بحث ہو رہی ہے اس سلسلے میں جو سردار طاہر صاحب نے کہا وہ اس کی ریلی وینسی (relevancy) کی بات یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق سے متعلق انہوں نے وضاحت کی ہے اسلم صاحب کو انہوں نے بتادیا ہے کہ یہ ان کا مقصد نہیں تھا اب اس میں کون سی بات رہ جاتی ہے؟

مسٹرعبدالقہار وددان (ڈپٹی اسپیکر) - جناب اسپیکر صاحب اگر آپ اخبار پڑھ لیں اور اخبار میں آپ کی تحریک استحقاق پر دیا ہوا ہے اس میں میرے خیال میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر - اخبار میں نے پڑھ لیا ہے۔

مسٹرعبدالقہار وددان - میرے خیال میں یہ استحقاق کے ذمرے میں آجاتا ہے یہ ایک فوری اہمیت کا مسئلہ ہے اور یہ سارے مسلمانوں کا مسئلہ ہے ہم لوگ بھی مسلمان ہیں اور اگر اسمبلی میں یہ باتیں ہوتی ہیں------

جناب اسپیکر - میں دیکھ رہا ہوں۔

مسٹرعبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - عبدالقہار صاحب میں بھی میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں مجھے بولنے دیں یار۔

مسٹرعبدالقہار خان وددان - جی۔

مسٹرعبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - شکریہ۔ شکریہ۔ جناب اسپیکر صاحب پرسوں میں حاضر نہیں تھا مولانا صاحب نے جو باتیں کی ہیں تاکہ میں خود اس سے کچھ نتیجہ اخز کرتا بہرحال بزنجو صاحب نے تحریک استحقاق لایا ہے دراصل میرے خیال میں سب سے بنیادی غلطی یہ ہے کہ مولانا صاحب کو اردو بولنے کا بڑا شوق ہے وہ ہر بات اردو میں کرتے ہیں اور صحیح طریقے سے اردو بولنے کے لیے میرا خیال ہے کہ انہیں کچھ وقت چاہئے ان کا مقصد بھی ٹھیک ہے اور ہاں مادری زبان' انہوں نے جو سمجھا ہے ان کے اردو بولنے میں یہ گنجائش نہیں ہے کہ ہم بات کریں تو دوسرے غیر زبان میں مولانا صاحب اس کو ایکسپریس (express) نہیں کرسکا کہ مطلب کیا تھا میں بزنجو صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ مولانا صاحب نے ٹھیک کہا تھا اب اس مسئلہ کو ختم کرنا چاہئے یہ ایسا کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مولانا صاحب کا مقصد واقعی یہ نہیں تھا۔

مولوی عبدالباری - جناب اسپیکر خان صاحب مولانا امیر زمان صاحب کے اردو بولنے کو چیلنج کرتے ہیں میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ یہ بتائیں کہ لفظ اردو مذکر ہے یا مونث ہے وہ یہ بتائیں۔

جناب اسپیکر - خان صاحب آپ اس تحریک سے متعلق اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہیں........

مسٹر عبدالقہار روردان - جناب اسپیکر مولانا صاحبان ہر وقت چیلنج کرتے ہیں اس طرح کل اور پرسوں بھی جو باتیں ہوئی تھیں انہوں نے چیلنج کیا ہے یہاں پر اخبار میں لکھا ہے کہ جمعیت کے رکن مولانا امیر زمان نے کہا ہے کہ وہ عالم دین ہیں یہ چیلنج کرتے ہیں یعنی کہ ہم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم کو چیلنج کرتے ہیں کہ ایوان میرے سوال کا جواب دے کہ بہن کے ساتھ نکاح حرام کیا کس نے کہا؟ اور کون کہتا ہے کہ بہن کے ساتھ نکاح حرام ہے" یہ اخبار میں چھپ گیا ہے اور اسی طرح کے الفاظ انہوں نے کہے ہیں یہ ہر وقت جو آدمی بھی اٹھتا ہے اسے مولانا صاحب اٹھ کر کہتا ہے کہ ہم اسے چیلنج کرتے ہیں یہ عالم دین بھی ہیں یہ اردو بھی جانتے ہیں یہ انگلش بھی جانتے ہیں یہ دنیا کی ہر چیز جانتے ہیں لیکن یہاں پر.......

جناب اسپیکر - جی فرمائیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر اخبار میں جو آیا ہے وہ یقیناً اس حد تک درست ہے کہ وہ جھلکیاں میں آیا ہے جھلکیاں میں ایسی مختصر سی باتیں ہوتی ہیں لیکن مسئلہ اس طرح ہے......

جناب اسپیکر - آپ کوئی نئی بات اگر کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

مولوی امیر زمان - میں نئی بات کرتا ہوں میرا مقصد یہ ہے کہ اسپات کا آج آپ اسی تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیں نمبر ایک یہ کوئی اس طرح کا مسئلہ نہیں ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں اس بات پر اب بھی قائم ہوں کہ ان حضرات کے ساتھ یہ دلیل نہیں ہے اگر ہے تو وہ قرآنی آیات پڑھ کر مجھے سنا دیں کہ فلاں آیات میں اللہ تعالیٰ و نے یہ فرمایا ہے میں نے

یہ کہا تھا کہ حضور یہ عالم دین ہیں کہ ایک دلیل کے لیے آپ مجبور ہیں کہ آپ ان سے رجوع کریں کیونکہ اس وقت ہڑ دھڑ تھی اور ہڑ دھڑ میں اتنی وضاحت نہیں ہو سکتی تھی میرا مقصد یہی تھا کہ آپ نے یہاں دلیل کے لیے مجھ سے رجوع کرنا ہے کہ میں یہ قرآنی آیات آپ کو سنا دوں اور مولوی عبدالباری صاحب سے رجوع کرنا یا کیس بھی عالم دین سے رجوع کرنا اب یہ مسئلہ کہ ہندو والا مسئلہ........

جناب اسپیکر — اس سلسلے میں آپ نے کہہ دیا ہے۔

مولوی امیر زمان — ہندو کے مسئلے پر میں نے آپ کو تحریک استحقاق دیا ہے اس حکومت کے کہنے پر آپ نے اسے معطل رکھا ہوا ہے اگر اس طرح مسئلہ ۱۵ اپریل کو جو اجلاس ہونے والا ہے وہ آپ ادھر میز پر رکھیں پھر سارے جتنی بھی وضاحتیں ہیں وہ میرے ساتھ لکھی ہوئی ہیں حکومت کے وہ سامنے رکھ کر پھر میں سردار صاحب کو بتا دوں گا کہ اب کیا مسئلہ ہے کس نے کیا ہے یہ پھر سامنے آجائے گا۔

جناب اسپیکر — یہ سب اریلی وینٹ (Irrelevant) ہے

مسٹر عبدالقہار ودان — میرا خیال ہے اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے جیسا کہ مولانا صاحب نے خود کہا ہے۔

جناب اسپیکر — میں اس کی وضاحت کرتا ہوں لیکن جہاں تک یہ ہے کہ فلاں مسئلے پر میں نے چھوڑ دیا ہے یہ اسمبلی ہے یہاں پر سب آزاد ہیں جس کے ذہن میں جو مسئلہ ہے اور وہ اسمبلی میں دوسرے کے کہنے پر نہیں لاسکتا ہے یہ تو پھر خود عوام کا استحقاق مجروح کرتے ہیں تو وہ لائیں۔

مولوی امیر زمان — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! صاحب اس بات کی وضاحت کریں کہ اس مسئلے میں یا نکاح کے مسئلے میں وہ وکیل کے لیے مجبور نہیں ہیں میرے پاس یا کسی دوسرے عالم دین کے پاس؟ جانے کے لیے

جناب اسپیکر – جہاں تک اس تحریک استحقاق........ (مداخلت) عبدالقہار صاحب آپ اور مولوی امیر زمان صاحب غیر ضروری بحث کر رہے ہیں آپ چھوڑ دیں میں رولنگ دے رہا ہوں۔

مسٹر عبدالقہار ودان – نہیں ہم نے تو قرآن شریف.......

جناب اسپیکر – قہار صاحب پلیز جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے اس کی وضاحت مولانا صاحب نے کر دی اور صرف اخباری خبر کی بناء پر استحقاق نہیں بنتی اگر بزنجو صاحب اس کی جو رئیل کانٹینٹس real contents ہیں جو اسمبلی میں انہوں نے کہے ہیں........ (مداخلت)

مسٹر عبدالقہار ودان – جناب جب آپ رولنگ دیتے ہیں اس سے پہلے اگر آپ ایک میرے خیال میں یہ اسمبلی ریکارڈ میں بھی آچکا ہے۔

جناب اسپیکر – میں رولنگ دے رہا ہوں قہار صاحب۔

مسٹر عبدالقہار ودان – جی۔

جناب اسپیکر – تو بزنجو صاحب کانٹینٹس contents اسمبلی کے ہیں اس کو ملاحظہ کریں اگر وہاں سے یہ بات بنتی ہے تو وہ اس کو ہاؤس میں لے آئیں اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔جی تحریک التواء نمبر۸

مولوی امیر زمان – کیا یہ میرا تحریک التواء ہے آپ نے صرف تحریک التواء نمبر کہا ہے نام نہیں لیا ہے۔

جناب اسپیکر – جی آپ کا ہے۔

مولانا امیر زمان – جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ

مورخہ ۹۳/۳/۱۴ کو اسٹنٹ کمشنر قلعہ عبداللہ کی ایماء پر ڈپٹی کمشنر پشین کے لیویز تھانہ قلعہ عبداللہ کے سات لیویز خاص داروں کو ملازمت سے برخاست کیا ہے برخاست کیے جانے والے لیویز خاص داروں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ ملوک ولد نمبیانہ قوم کاکوزئی
۲۔ اللہ محمد ولد حاجی بو احمد قوم کاکوزئی
۳۔ رحمت اللہ ولد محمد عزیز قوم عشمزئی
۴۔ عبدالباری ولد مہربان قوم کاکوزئی
۵۔ آغا گل ولد محمد رحیم قوم کاکوزئی
۶۔ منان ولد محمد رحیم قوم عشمزئی
۷۔ پیرو جان ولد گل خان قوم کاکوزئی

ان کی برخاستگی جو بدنیتی پر مبنی ہے اور ان لیویز ملازمین کو بے روزگار کرنا اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے کیا گیا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کریں۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ

مورخہ ۹۳/۳/۱۴ کو اسٹنٹ کمشنر قلعہ عبداللہ کی ایماء پر ڈپٹی کمشنر پشین کے میویز تھانہ قلعہ عبداللہ کے سات میویز خاص اداروں کو ملازمت سے برخاست کیا ہے برخاست کیے جانے والے میویز خاص داروں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ ملوک ولد نمبیانہ قوم کاکوزئی
۲۔ اللہ حمد ولد حاجی بو احمد قوم کاکوزئی
۳۔ رحمت اللہ ولد محمد عزیز قوم ھشمزئی
۴۔ عبدالباری ولد مہربان قوم کاکوزئی
۵۔ آغا گل ولد محمد رحیم قوم کاکوزئی

۶- منان ولد محمد رحیم قوم عشمزئی
۷- پیرو جان ولد گل خان قوم کاکوزئی

ان کی برخاستگی جو بدنیتی پر مبنی ہے اور ان لیویز ملازمین کو بیروزگار کرنا اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے کیا گیا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کریں۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب یہ تحریک بنتی کس طرح ہے اس کی وضاحت کریں

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر مولانا صاحب کی تحریک اس طرح لگتا ہے۔ کہ انہوں نے کسی گانے کے لیے ریڈیو ایران زاھدان کو فرمائش کی ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ نواب صاحب کیا کہہ رہے ہیں جہاں تک ان لیویز والوں کی برخاستگی کے بارے میں میرے معلومات ہے۔ ان لیویز والوں کو ڈپٹی کمشنر کے حکم سے ملازمتوں سے برخاست کیا گیا ہے۔ آرڈر میرے ساتھ موجود ہے رہا یہ مسئلہ کہ ان کو چارج شیٹ دیا گیا ہے۔ کہ لیویز والوں نے اسسٹنٹ کمشنر کی حکم عدولی کی ہے۔ تو لیویز والوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ جو تین صفحوں پر مشتمل ہے اگر آپ حضرات سننا چاہتے ہیں تو میں پڑھ کر سنا دوں گا۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب اس کو آپ اس وقت پڑھ سکتے ہیں جب میں اس کی اجازت دے دوں اس وقت آپ اس کی ایڈمیسیبلٹی admissibility پر بات کریں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر مسئلہ یہ ہے کہ سات بے چارے غریب آدمیوں سے ان کا روزگار چھین لینا۔ جبکہ بلوچستان میں بے روزگاری ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو روزگار فراہم کیا جائے لیکن یہاں اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کو دوبارہ ان کے روزگار پر بحال کیا جائے۔ کیونکہ ان کی جگہ پر آخر لوگ بھرتی کرنا کل اگر دوسرے لوگ بھرتی ہوں گے ان کی جگہ تو یہ ایک مسئلہ ہو گا کیونکہ ہمارے ہاں قبائلیت ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ آپ نے میرا روزگار چھین لیا۔ اور

لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگا۔ لہٰذا میں ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ ان کو بحال کیا جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر جہاں تک میرے معلومات ہے۔ اس بارے میں مجھے وضاحت کرنے دیں۔

جناب اسپیکر - جی۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التواء نہیں بنتی۔ دوسری منسٹر ہوم تشریف فرما نہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق شاہ گل ایک ملزم ہے ایک موقع پر اسسٹنٹ کمشنر نے دیکھا کہ وہ لیویز والوں کے ساتھ بیٹھا تھا اسسٹنٹ کمشنر نے لیویز والوں کو حکم دیا کہ اس کو گرفتار کرو لیویز والوں نے انکار کیا تو اسپیکر صاحب آپ مجھے بتا دیں کہ اسسٹنٹ کمشنر لیویز والوں کو معطل نہ کریں تو پھر کیا کریں۔ پھر اس ملک میں لا اینڈ آرڈر کس طرح چلے گا۔ اس سلسلے میں صاحب کو اے سی کو شاباش دینا چاہیے۔ بجائے اس مسئلے کو اسمبلی میں لانے کے فرض کریں۔ حالات اس طرح ہوں کہ اسسٹنٹ کمشنر ڈپٹی کمشنر کا حکم نہ اور لیویز والے اسسٹنٹ کمشنر کا حکم نہ مانے۔ پھر تو لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگا۔ پھر مولانا صاحب چیخیں چلائیں گے کہ بلوچستان میں لا اینڈ آرڈر نہیں۔ مولانا صاحب اس کو اشیو بنا کر اسمبلی میں نہیں لانا چاہیے تھا۔ ہوم منسٹر صاحب اس وقت نہیں جب وہ آجائے گے خود اس کی وضاحت کریں گے۔

جناب اسپیکر - جی حمید خان صاحب۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر ایری گیشن) - جناب اسپیکر میں اس بات کی وضاحت چاہوں گا بزنجو صاحب کہہ رہے ہیں کہ لیویز والوں کو معطل کیا گیا اور مولانا صاحب کہہ رہے ہیں برخاست ہوئے۔ کیونکہ برخاستگی اور معطل مین زمین آسمان کا فرق ہے ابھی اس کی وضاحت کون کرے گا۔ جیسے کہ بزنجو صاحب کہہ رہے کہ انہوں حکم عدولی کی اسسٹنٹ کمشنر نے ان کو معطل کیا۔ اب اس پر انکوائری ہوگی اور قانون کے مطابق کارروائی ہوگی جو کچھ بھی ہوگا۔ دراصل مولانا صاحب کی بات معلوم نہیں ہوئی کہ معطل ہے یا برخاست۔

ا-۵

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر برخاستگی ہے۔

جناب اسپیکر - خان صاحب اسلم صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ برخاست کیے گئے تو اس لیے مولانا امیر زمان کی بات کی تائید ہو رہی ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر اسلم صاحب کہہ رہے ہیں کہ لیویز والوں نے اسسٹنٹ کمشنر کی حکم عدولی کی ہے۔ جہاں تک ان لیویز والوں کی بات ہے انہوں نے مجھے کہا کہ ہم پشین سے روانہ ہوئے کسی جگہ پر وہاں ایک آدمی آیا اس کے پاس ایک کلاشنکوف تھا اسسٹنٹ کمشنر اور وہ آدمی آپس میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔ جب باتیں ختم ہوئیں ان کی آپس میں تو اس کے بعد اسسٹنٹ کمشنر اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے اور وہ آدمی اپنے گاڑی میں۔ تقریباً دو تین میل کے فاصلے دوبارہ اسسٹنٹ کمشنر نے ان کو ہارن دیا اور وہ رک گیا یہ لوگ دوبارہ آپس میں باتیں کیں۔ بات چیت ختم ہونے کے بعد جب وہ آدمی چلا گیا تو اسسٹنٹ کمشنر ہمارے طرف آکر کہنے لگے یہ تو فلاں آدمی تھا آپ لوگوں نے کیوں اس کو گرفتار نہیں کیا۔ تو ہم لوگوں نے کہا کہ حضور آپ نے تو اس کے ساتھ چائے پی لی پھر ایک گاڑی میں بیٹھ کر باتیں کیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر اس ماہ رمضان میں کون سا اسسٹنٹ کمشنر تھا جو کھلم کھلا چائے پیتا تھا۔ مولانا صاحب غلط بیانی سے کام لے رہا ہے۔ مولوی صاحب خدا کو مانو غلط بیانی سے کام مت لو۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر یہ ماہ رمضان سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب یہ کس وقت کا واقعہ ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر یہ پانچ چھ مہینے پہلے کا واقعہ ہے اسلم صاحب آپ برخاستگی کے آرڈر تو پڑھ لیں آپ کمال کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب شاید یہ اسلم صاحب اور آپ کی آپس کی ضد ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر کیا ضد ہے وہ ضد نہ کریں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر جس طرح مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ پانچ چھ مہینے پہلے کی بات ہے تو یہ تحریک التواء کس طرح بنتی ہے۔ اسپیکر میں آپ اس کو پیش کرنے کی اجازت نہ دیتے۔ بلکہ اس کو چیمبر میں ڈسپوز کرنا چاہیے تھا۔

مولوی عبدالباری - جناب اسپیکر باتوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اسسٹنٹ کمشنر نے اپنی خامی کو چھپانے کے لیے لیویز والوں کو برخاشت کیا۔

جناب اسپیکر - وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) - جناب اسپیکر میرے خیال میں مولانا صاحب کا بہت بہت شکریہ کہ اپنے ایریا area کو چھوڑ کر پشین کے ایریا area میں دلچسپی لی رہے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں۔ یہ تحریک التواء نہیں بلکہ خدمت نوازی کا صلہ دینا چاہیے...... (مداخلت)

مولوی امیر زمان - جناب جس دن سے آپ گورنمنٹ میں آگئے اس دن سے یہ میرا کام بن گیا پہلے آپ کا کام تھا۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب آپ کس کی اجازت سے بات کر رہے ہیں اس طرح نہ کیا کریں پہلے آپ یہاں سے اجازت لیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) - جناب اسپیکر جہاں تک اس کی نوعیت ہے یہ فوری نوعیت کا مسئلہ نہیں۔ مفاد عامہ کا مسئلہ نہیں۔ انتظامی مسئلہ ہے۔ انتظامی طور پر لوگوں کے خلاف سسپنشن suspension وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ شاید انہوں نے اسسٹنٹ کمشنر کا آرڈر نہ مانا حکم عدولی کی اس بنا پر ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ یہ ایک جگہ نہیں بلکہ ہر محکمے میں روز روز سسپنشن suspension ہوتے رہتے ہیں۔ جب حکم عدولی ہوتی ہے۔ اس کے خلاف قانون ہے یہ سرکار کا قانون ہے یہ قانون ہم اور آپ نے پاس کیا ہے اور اس کو لاگو کیا۔ آج اس کے خلاف کہہ رہے کہ غلط کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ تحریک التواء نہیں بنتی

جناب اسپیکر ۔ تحریک التواء کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔ایک نوٹس ہے منجانب مولوی امیر زمان صاحب لہٰذا وہ اپنا نوٹس ایوان میں پیش کریں

مولانا امیر زمان ۔ جناب اسپیکر!نوٹس برائے تصحیح قرار داد ۸۴ زیر قاعدہ ۱۸۰ رولز آف پروسیجر میں نے ایک قرار داد بعنوان ذیل پیش کی تھی یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کے بجلی پانی آبپاشی و آب نوشی گیس جنگلات اور معدنیات سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لیے یہ وسائل صوبے کے عوام کے اختیارات میں دیئے جائیں یہ قرار داد ۹۳-۳-۱۸ کو اسمبلی میں پیش ہوا یہ کہ دوران بحث جناب اسلم بزنجو جو تجویز پیش کئے کہ اس میں صوبائی خود مختاری زیر آئین ۱۹۷۳ء کی ترمیم کی جائے لیکن جو قرار داد پاس کرائی گئی ہے اس میں میری اصل قرار داد مکمل طور پر منسوخ ہوگی ہے جو کہ قانون اور قاعدہ کے مطابق نہیں ہوسکتی یہ کہ ترمیم سے قرار داد کی اصل روح برقرار رکھتے ہوئے کوئی شے جمع یا منہا کی جاسکتی ہے اصل کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا یہ کہ مورخہ ۹۳-۳-۱۸ کو شور شرابے کے وجہ سے صحیح صورت حال کا پتہ نہیں چل رہا تھا لہٰذا قاعدہ نمبر ۱۸۰ کے تحت اس نوٹس کو منظور کرتے ہوئے میری قرار داد کو اس کے اصل شکل میں منظور کیا جائے نیز ۹۳-۳-۱۸ کو قرار داد ۸۴ جو منظور ہوئے تھے' اس کو کالعدم قرار دیں کیونکہ اس میں قرار داد کی اصل منسوخ ہے اور اس کی قانونی حیثیت نہیں ہے

جناب اسپیکر ۔ مولانا امیر زمان کا نوٹس یہ ہے کہ

نوٹس برائے تصحیح قرار داد ۸۴ زیر قاعدہ ۱۸۰ رولز آف پروسیجر میں نے ایک قرار داد بعنوان ذیل پیش کی تھی یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کے بجلی پانی آبپاشی و آب نوشی گیس جنگلات اور معدنیات سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لیے یہ وسائل صوبے کے عوام کے اختیارات میں دے جائے یہ قرار داد ۹۳-۳-۱۸ کو اسمبلی میں پیش ہوا یہ کہ دوران بحث جناب اسلم بزنجو جو تجویز پیش کے کہ اس میں صوبائی خود مختاری زیر آئین ۱۹۷۳ء کے ترمیم کے جائے لیکن جو قرار داد پاس کرائی گئی ہے اس میں میری اصل قرار داد مکمل طور پر منسوخ ہوگی ہے جو کہ قانون اور قاعدہ کے مطابق نہیں ہوسکتی یہ کہ ترمیم سے قرار داد کی اصل روح برقرار رکھتے ہوئے کوئی شے جمع یا منہا کی جاسکتی ہے اصل کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا یہ کہ

مورخہ ۹۳-۳-۱۸ کو شور شرابے کے وجہ سے صحیح صورت حال کا پتہ نہیں چل رہا تھا لہٰذا قاعدہ ۱۸۰ کے تحت اس نوٹس کو منظور کرتے ہوئے میری قرارداد کو اس کے اصل شکل میں منظور کیا جائے نیز ۹۳-۳-۱۸ کو قرارداد ۸۴ جو منظور ہوئے تھے' اس کو کالعدم قرار دیں کیونکہ اس میں قرارداد کی اصل منسوخ ہے اور اس لیے قانونی حیثیت نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک ۔ جناب اسپیکر صاحب میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے کہ اس دن جو ہم نے متفقہ طور پر ٹریژری بینچز اور اپوزیشن نے مل کر اس قرارداد میں جو ترامیم لائی تھیں اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ امیر زمان صاحب نے جن نکات کی نشان دھی کی تھی ہو نکات فیڈرل لجسلیٹو لسٹ میں تھے اور وہ اس وقت بحال ہو سکتے تھے کہ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے مکمل طو ر پر سفارش کرتے اب میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی سب سے بڑی ڈیسیشن Decision یہی تھی جو عوام کے لیے جمہوریت کے لیے اس ملک میں جمہوری اداروں کی بالادستی کے لیے کیا تھا اور یہ کوئی شور شرابہ کے ماحول میں نہیں ہوا تھا ہم نے جو کچھ کیا وہ بالکل شعوری حوالے سے کیا یہ اور بات ہے کہ مولوی صاحب اس کو ٹائم نہیں سمجھ سکا لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ آج بھی ہماری سٹینڈ ہے کہ سب سے بڑی ڈیسیشنز Decisions موجودہ حکومت یا موجودہ اسمبلی میں کیا گیا۔ وہ سب سے زیادہ یہی تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم خود جمہوریت کے گلے میں چھرا گھونپ رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمیں کوئی پشیمانی نہیں ہے آج بھی ہم لوگوں کا سٹینڈ وہی ہے ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کرنا اس میں ہمیں صوبے کے حق ملیں گے اور اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کو ترمیم کی ضرورت ہے میں تو سب دوستوں سے یہی عرض کرتا ہوں کہ اس ٹائیم پر ہم سٹینڈ لیتے

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) ۔ جناب اسپیکر صاحب مولانا امیر زمان صاحب نے اٹھارہ تاریخ کو جو قرارداد پیش کی تھی اور اس میں یہ پانی بجلی وغیرہ کہ ان کو صوبوں کی تحویل میں دیا جائے تو ہم نے اچھی طرح سوچ کر کے اس میں ترمیم کی اور بعد میں اسلم رئیسانی اور جعفر مندوخیل نے اس میں کہا کہ جب ۱۹۷۳ء کا آئین بحال ہو گا جب کہ آٹھواں ترمیم ختم کی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم قرارداد ہے اور جو قرارداد بلوچستان اسمبلی نے پاس کرایا بحیثیت

ایک ممبر مجھے اس قرارداد پر فخر ہے اور یہ میرے خیال میں کوئی شور شرابہ والی بات تھی یہ ایک بڑی اہم قرارداد تھی اس میں جمہوری وطن پارٹی جمیعت' اور بی' این' ایم کے ساتھی تھے جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس کو اسی شکل میں پاس ہونے دیجئے اور باقی یہ مولانا صاحب نے کہا کہ پاس کرائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے پاس کرائی نہیں پاس کی ہے سب نے رائے دی ہے

مسٹر منشی محمد ۔ جناب ہماری پارٹی نے اسی دن بھی حصہ نہیں لیا تھا اس کے حمایت میں یا خلاف ہم لوگوں کے سمجھ میں نہیں آیا تھا

جناب اسپیکر ۔ جی منسٹر لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ اس دن سب نے متفقہ طور پر اس ترمیم کی حمایت کی تھی اور چونکہ بنیادی تمام مسائل صوبائی خود مختاری سے متعلق ہے جب تک کہ صوبائی خود مختاری نہیں ہو یہ چیزیں اس وقت تک بڑی مشکل سے حاصل ہوسکتی ہیں چونکہ متفقہ رائے تھی اور ترمیم بھی متفقہ طور پر منظور ہوگئی تھی اور دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو یہ چیزیں اس وقت ملیں گے جب آپ کو اختیارات حاصل ہوں اختیارات اس وقت حاصل ہوں گے جب آپ کو خود مختاری دی جائے تو میرے خیال میں ان کا دوسرے الفاظ میں مطلب یہی بنتا ہے کہ یہ چیزیں ہمیں اختیار میں دی جائیں

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) ۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے اس دن جب مولانا صاحب نے پانی بجلی گیس اور لکڑی اور کیا کیا تھی قرارداد انہوں نے پیش کی تو یہاں اس معزز ایوان میں اکثریتی رائے سے ۱۹۷۳ء کے آئین کو اصل شکل میں بحال کرنا اور اس میں جتنی ترامیم ہیں ان سب کو ختم کرنا یہ اکثریتی رائے سے یہ ترمیم مولانا صاحب کی قرارداد کے ساتھ شامل کی گئی تھی اور ان کو ترامیم کے ساتھ منظور کیا گیا اگر اب بھی مولانا صاحب یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ جو ترامیم ہم نے ان کے قرارداد کے ساتھ شامل کی تھی اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان ترامیم کو پھر ہم علیحدہ کریں اور ہمیں اس بات کی خوشی ہوئی کہ مولانا صاحب اور جمہوری وطن پارٹی کے دوست سب ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف ہے اور یہ لوگ

نہیں چاہتے کہ صوبوں کو خود مختیاری ملے ہم ان کے بہت شکر گزار ہیں اور پاکستان کو ون یونٹ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ بہت افسوس کی بات ہے

مسٹر منشی محمد — جناب ہم لوگ ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ہم لوگوں نے اس کا حمایت کیا تھا اور اس دن یہ ہوا تھا کہ آٹھواں ترمیمی بل زیر بحث تھا کیونکہ یہ قومی اسمبلی میں زیر بحث ہے اور قومی اسمبلی میں یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے ہم ۱۹۷۳ء کی آئین کی حمایت کرتے ہیں اور تحریک کی حمایت کرتے ہیں

جناب اسپیکر — مولانا امیر زمان صاحب یہ قرارداد کس طریقے سے پاس ہوئی؟

مولانا امیر زمان — جناب اسپیکر صاحب جہان تک میرا قرارداد تھی وہ اصل میں میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دیا۔

جناب اسپیکر — جس طرح ہاؤس نے پاس کی وہ ذرا پڑھیں۔

مولانا امیر زمان — جناب اسپیکر صاحب ہاؤس نے جو پاس کی وہ یہ ہے اسپیکر صاحب کی آخری رولنگ ہے وہ اس طرح ہے کہ یہ ایوان اس حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے اصل شکل میں صوبوں کو خود مختیاری دی ہے اس کے مطابق صوبے کو خود مختیاری دی جائے اور جو ترمیمات ۱۹۷۳ء کے آئین میں کی گئی ہیں ان ترمیمات کو واپس کر کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق صوبائی خود مختیاری دی جائے تو اس میں ہمارا قرارداد کہاں چلا گیا تو میرا مقصد یہ ہے کہ اس میں میرے قرارداد کی وجود نہیں ہے آئینی طور پر وہ میرا قرارداد جو ہے وہ یہاں سے پاس کر کے اگر کوئی معزز رکن اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں یا اس طرح کی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو دوسرا اجلاس آنے والا ہے اس میں پیش کریں لیکن رہا میرا قرارداد اس کا تو وجود بھی ختم ہو گیا تو میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے قرارداد کو اصل شکل میں منظور کیا جائے یہ جو ترمیم ہے اس کے ساتھ میرا کوئی سروکار نہیں ہے اور میرا قرارداد کا اصل شکل مسخ ہو گیا جب قرارداد کا اصل شکل مسخ ہو گیا تو پھر یہ بات کس طرح ہو سکتا ہے۔

جناب اسپیکر — اس میں ایک (amfignity) جو ہے اس کو اگر تھوڑا سا

remove ریموو کرے کہ تحریک جو ان نے جس طرح پڑھ کر پیش کی تھی اس میں ترمیم یا وہ نہیں ہوا اس کی پوری جو باڈی ہے وہ مسخ ہوئی ہے اس میں کیا ہو سکتا ہے جی منسٹر لا اینڈ پارلیمنٹری فیرز۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ جناب اس کا مفہوم جو ہے اور جو مولانا صاحب چاہتے تھے اس کی روح کے مطابق یہ چیز منظور ہوئی ہے یعنی آپ ایک چیز چاہتے ہیں وہ کس طرح سے ہو اس کا طریقہ یہ تھا کہ بالکل مولانا صاحب کا مفہوم اس کو جو چیز مطلوب تھا پوری طرح سے عوام نے اس کی تائید کی وہ طریقہ واحد طریقہ یہ تھا۔

جناب اسپیکر ۔ نہیں اس کا Maingrivlence مائنگریولنس ہے کہ جو قرارداد انہوں نے پیش کی اس میں زیادتی کی ترمیم کسی بھی صورت میں اس کی باڈی میں جس طریقے سے ہاؤس مناسب سمجھتا ہے وہ کر لیتے ہیں لیکن یہاں اصل قرارداد کا وجود بالکل سرے سے چلا گیا اس کو ذرا قانونی طور سے دیکھ لیں کہ اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

عبدالقہار خان ودان ۔ جناب اسپیکر اس پر میں ذرا وضاحت کرنا چاہتا ہوں جس دن یہ تحریک پیش ہوئی مولانا صاحب کی اس میں یہ ہوا کہ اسلم بزنجو صاحب اور رئیسانی صاحب نے اس میں ترمیمات لائی لیکن بعد میں جب منظور ہوا اس میں بعد میں مولانا صاحب کی جیسی قرارداد تھی وہ اپنی جگہ پر اس میں کوئی ردبدل نہیں ہوئی ہے بلکہ اس میں خالی دو تین چار لفظ جو ۷۳ء کے آئین اور اس کو صحیح شکل میں بحال کرنا اور تیسرا یہ کہ ۷۳ کے آئین میں جو ترمیمات کی گئی ہے اس ترمیمات کو معطل کرنا یہ تین چیزیں اس میں اضافہ کئے گئے ہیں باقی مولانا صاحب کی جو قرارداد ہے وہ قرارداد جو ہم نے فلور پر تمام ممبران کو پڑھ کر سنایا اور دوسری یہ بات کہ جو بھی قرارداد یہاں پر آتی ہے وہ مولانا صاحب کی نہیں رہتی وہ ہاؤس کی رہتی ہے وہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے لیکن مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے یہ ایک مولانا صاحب کی قرارداد نہیں ہے پھر اس کو متفقہ طور پر اکثریت پر نہیں بلکہ متفقہ طور پر کسی نے مداخلت نہیں کی ہے جیسے کہ منشی محمد صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے قرارداد کی حمایت اور اس میں نہیں کیا ہے بالکل سب نے ایک ہی آواز میں کہا تھا کہ بھئی ہم متفقہ طور پر یعنی اس میں کوئی بھی مخالفت نہیں تھی اور ہم نے یہ تین

چیزیں جو ممبران نے اضافہ کیا تھا جو مولانا صاحبان نے بھی accept کیا اور حزب اختلاف کے جو ساتھی تھے انہوں نے بھی accept کیا اس میں صرف تین چیزیں اضافہ کی گئیں' باقی مولانا صاحب کی جو قرارداد ہے وہ اسی طرح ہے اس میں یہ ہے کہ جہاں تک اس کا بجلی و گیس' معدنیات اس کے بعد میں نے اپنی ونڈر رائٹنگ میں لکھا ہوا ہے جو شاید ابھی سیکریٹری صاحب کے ساتھ پڑا ہوگا وہ ان کے بعد ہم نے کیا تھا کہ ۷۳ کا آئین اور اس میں جتنے ترمیمات ہوئے ہیں اس کو معطل کیا جائے اسپیکر صاحب اس میں کوئی لفظ بھی جو ان کی قرارداد تھی کوئی لفظ بھی نہیں کاٹی گئی ہے ایک لفظ بھی نہیں کاٹا گیا ہے صرف درمیان میں جو اس کی معدنیات آتی ہے اس میں ہم نے کیا تھا کہ ۷۳ کا آئین اصل شکل میں اور اس میں جو ترمیمات ہوئی ہے اس کو معطل کیا جائے یہ جو ہے اس میں آئے ہیں اور باقی قرارداد اسی شکل میں جو مولانا صاحب نے پیش کیا ہے اسی شکل میں ہم نے اس کو پاس کردیا ہے اور جو مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ہماری قرارداد ہے قرارداد تو مولانا صاحب کی نہیں ہے وہ تو ہاؤس کی پراپرٹی بن گئی ہے جو ہاؤس پاس کرلیتے ہیں۔ وہ ہم کرتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو مولانا صاحب نے لایا ہے التوا لایا ہے یہ بنتا نہیں ہے یہ میرے خیال میں وہی ہے جو مولانا صاحب بھی اور ہم جمہوریت کے سب دعویدار ہیں اور جمہوریت بھی چاہتے ہیں یہ جو ۷۳ کے آئین کا جو فیصلہ کیا ہے بلوچستان نے یہ میرے خیال میں بہت جراتمندانہ فیصلہ کیا ہے اور میرے خیال میں یہ اعزاز ہمارے بلوچستان کے عوام اور بلوچستان کے نمائندوں کو ملنا چاہئے کہ مولانا صاحب نے جو لایا ہے وہ صحیح چیز تھا اور ۷۳ء کے آئین میں مولانا صاحب کی پارٹی کا دستخط ہیں اور ہمارے جو باقی وہ ہے اس میں ۷۳ء کے آئین پر ان کے دستخط ہیں انہوں نے ۷۳ء کے آئین کو accept کیا انہوں نے لایا ہے لیکن ان کی مخالفت تو نہیں کرنی چاہئے۔

مولوی امیر زمان - اسپیکر یہ وہ اسمبلی کا ریکارڈ ہے جو اسپیکر نے اسی دن پڑھ کر سنایا اور ارکان نے منظوری دی ہے اس میں نہ معدنیات نہ جنگلات کسی بھی چیز کا ذکر نہیں ہے میری قرار داد کی اس میں کوئی وجہ نہیں ہم نے پڑھ کر سنادیا اگر دوبارہ معزز ارکان چاہتے ہیں تو میں پڑھ کر سنادوں گا لہٰذا میں یہ چاہتا ہوں کہ اصل میں میرے قرارداد کو منظور کیا جائے یہ اگر معزز ارکان چاہتے ہیں تو پھر دوسرا قرار داد لائیں میری قرار داد کو اس شکل میں منظور کرایا جائے یہ میری گذارش ہے کہ کسی بھی ترمیم کے ساتھ ترمیم نہیں بلکہ میری قرارداد کی اصل شکل منسوخ ہوگئی

ہے۔ (شور)

ڈاکٹر عبدالمالک ۔ مجھے اگر اجازت دیں مولانا صاحب آپ نے جو کچھ کہا اسی طرح ہم نے اس کو منظور کیا مثال کے طور پر آپ کہتے ہیں کہ بجلی جو ہم صوبوں کو دی جائے صوبوں کے حوالے سے آپ ۷۳ کے آئین میں یہ ہے کہ جو کنکرنٹ لسٹ Concurrent list ہے وہ دس سال کے بعد صوبوں کو ملیں گے بجلی کنکرنٹ لسٹ Concurrent list میں ہے آپ جب تک ۱۹۷۳ء کے آئین کو امپلیمنٹ implement نہیں کریں گے اس کو منظور نہیں کریں گے کس طرح سے آپ کو بجلی ملے گی اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ ۷۳ء کے آئین کو ہم مکمل طور پر اس کی سپورٹ (Support) کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی قرارداد بھی اس میں آتی ہے جس میں آپ کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ بجلی آب اس میں آپ دیکھیں کہ کنکرنٹ لسٹ Concurrent list میں بجلی بھی ہے اور ۱۹۷۳ء کے آئین میں یہ تھا کہ بجلی دس سال کے بعد کنکرنٹ لسٹ Concurrent list میں تھا کہ پروانشل گورنمنٹ کے لیجسلیٹیو باڈی (Lagistative body) میں چلی جائے گی یہ تو میں کہتا ہوں کہ مولانا صاحب نے جو کچھ کیا ہے اس طرح ہم نے اس کو منظور کیا ہے اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں مولانا صاحب کو تو اعزاز مل گیا ہے تمام انٹرنیشنل پریس میں آگئے کہ مولوی امیر زمان کے کہنے پر بلوچستان اسمبلی نے ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کی سفارش کی یہاں لیڈز Leads لگ گئے اور ابھی اسے بیک Back، کرنا بڑی سیاسی نادانشمندانی ہوگی مولوی صاحب۔

جناب اسپیکر ۔ اصل جیسے قہار ودان صاحب نے وضاحت کی مولانا صاحب کا یہ کہنا ہے کہ جو الفاظ میں نے دھرائے وہی منظور ہوئے جو الفاظ مولانا صاحب کہہ رہے ہیں وہ الفاظ قہار صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں ان میں ان کی تمام باتیں آئی ہیں تو اس طرح کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ہاؤس سے لا اینڈ پارلیمانی افیئر کے منسٹر صاحب وہ کنٹینٹس Contents ہیں۔

عبدالقہار خان ودان ۔ اسپیکر صاحب میں نے جو وہ قرارداد ہے سارا پڑھا ہے یعنی ساری جو ہے مولانا صاحب کی اس میں آگئی ہے لیکن صرف اس میں جو ترمیم کی گئی ہے یعنی ایک دو یا تین لفظ جو ہم نے بتائی وہ انکلوڈ (Include) کر دیئے اس قرارداد میں صرف وہ تین چیزیں

جو ہم نے کہا تھا اسمبلی کے اس کو ہم اس میں انکلو (Include) کریں گے یہ آپ کو منظور ہے باقی وہ قرار داد جو ہے وہ سارا صحیح ہے جو مولانا صاحب کا قرار داد ہے اس سے کوئی چیز نہیں کاٹا گیا ہے اور پھر میرا ھینڈ رائٹنگ آپ کو سیکریٹری صاحب نے شاید دکھایا ہوگا وہ پڑا ہوا ہے۔ (شور)
اگر مولانا صاحب کو یہ کسی جگہ سے انفارمیشن ملا ہے کہ بھئی آپ نے کیا کیا آپ کو ۷۳ء کے آئین کو نہیں لانا چاہئے تھا۔

مولوی امیر زمان - یہ اسمبلی کے ریکارڈ کی کاپی ہے اگر آپ چاہتے ہیں آپ کے الفاظ میں پڑھ کر سنادوں۔ (شور)

جناب اسپیکر - مولانا صاحب آپ آپس میں نہ بولیں یہ دیکھیں جو میرے ذہن میں ہے جو میں چاہتا ہوں کہ اس کی کلیئرفیکشن Clarification ہو کیونکہ یہ اسمبلی ایک ایسا فیصلہ نہ دے جو آنے والے لوگ یہ کہیں کہ یہاں ایک فیصلہ ہوا جو قاعدے اور ضابطے کے خلاف تھا اس میں کیونکہ قرار داد میں امینڈمنٹ amendment کی ایک بات ہے اور امینڈمنٹ (amendment) کس حد تک کی جاسکتی ہے اور جی؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - میں یہ عرض کروں اس سلسلے میں کہ قرار داد کو اسمبلی نے پاس کر دیا ہے amendment وغیرہ جیسے کہ ڈپٹی صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس دن سب نے ایک زبان میں ہو کر اس کی تائید کی ہے اب تو چونکہ یہ پاس ہو چکا ہے اب اس میں امینڈمنٹ (amendment) کی کوئی گنجائش نہیں رہی میرے خیال میں قاعدے قانون کے مطابق البتہ اگر مولانا صاحب کہتے ہیں کہ یہ امینڈمنٹ (amendment) اور یہ قرار داد غلط طریقے سے پاس ہوا ہے تو وہ نیا قرار داد لے آئیں اور اس پر پھر اپنے بائیں کریں کہ یہ ہے یا نئی قرار داد ہو اس قرار داد کو تو میرے خیال میں ہمیں ٹچ Tuch نہیں کرنا چاہئے وہ قرار داد تو بس اب پاس ہو گئی ہے اسمبلی نے پاس کیا ہے پریس کو چلا گیا ہے دنیا کو پتہ چل گیا ہے اب اگر مولانا صاحب کو اعتراض ہے اس قرار کے پاس ہونے کی شقوں پر یا بعض نقاط پر اعتراض ہے تو مولانا صاحب شوڈ کال دی نیو (Should call theNew Resolution) نئی قرار داد بالکل آل ٹو ویل۔

جناب اسپیکر - خان صاحب آپ کی بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے جس چیز کی کلیئر فیکشن (Clarification) ضروری ہے وہ ریزولیشن (resolution) جو پیش کی گئی ہے اب اس وقت جو قرار داد ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہاؤس میں وہ قرارداد بمع ترمیم کے ہاؤس نے پاس کیا یا اس قرارداد کی جگہ ایک نئی چیز آگئی اب جب نئی چیز آجاتی ہے تو اس میں وہ جو ترمیم والی بات ہے وہ تھوڑا ڈیفکلٹی (difficuit) ہوجاتی ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - قرارداد میں کوئی نئی بات ڈالنا اس کو ترمیم کہتے ہیں دو دن پہلے نوٹس ہوتا ہے لیکن جب قرار داد ہے اس کی روح بھی وہی ہے میں مولانا صاحب سے پوچھتا ہوں اس میں کوئی قباحت آگئی کیا ان کے مطالبات اس سے پورے نہیں ہوتے ہیں آخر اس میں کون سی کمی آگئی ہے کہ آپ اس کی ضد کر رہے ہیں کہ اس طریقے سے صرف الفاظ کی تبدیلی سے وہ قرار داد اس میں ترمیم نہیں ہے قرار داد کی روح بھی وہی ہے مقصد بھی وہی ہے مطلب بھی وہی ہے ان کی ڈیمانڈ میں کوئی کمی بھی نہیں آئی تو مولانا صاحب کو خوش ہونا چاہیے بلکہ اس کو قبول کرنا چاہیے اس سے اختلاف اگر ان کو ہے تو پھر ایک دوسری قرارداد لائیں کہ ۱۹۷۳ کے آئین کے تحت اس کو صوبائی خود مختاری نہیں دینی چاہیے اس پر بحث و مباحثہ کر لیں گے۔ (شور)

مسٹر عبدالقہار خان ودان - جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں اب تو قرارداد پاس ہوچکی ہے اس کو آپ پڑھ لیں اس میں اگر مولانا صاحب کے کوئی الفاظ رہ جاتے ہیں پھر مولانا صاحب کو پتہ چل جائے گا کہ وہ آپ کے ساتھ پڑا ہوگا وہی قرارداد ساری قرارداد جو ہم نے پاس کی ہے ایک لفظ اس میں انکلیوڈ کیا ہے وہ اس کے ساتھ اگر آپ پڑھ لیں میں جو مولانا صاحب چاہتے ہیں۔ (شور) (مداخلتیں)

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر۔ میں آپ سے گزارش کروں کہ یہ ترامیم میں نے تجویز کی تھیں۔ (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک - جناب اسپیکر۔ آپ مجھے بتادیں کہ آپ کس رول کے تحت دوبارہ اس ڈیبیٹ کو ری اوپن debate reopen کر رہے ہیں جب کہ ایک قرارداد منظور ہوچکی

ہے؟ آپ بتائیں یہ کون سا رول ہے آپ بتائیں۔ (مداخلت)

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب اسپیکر۔ جب قہار خان صاحب نے ان کی قرارداد پڑھ لی تو پھر میں۔ اٹھا اور میں نے کہا کہ میں نے ترمیم پیش کی ہے۔ (شور)

ڈاکٹر عبدالمالک - ۱۸۰ میں کیا ہے آپ پڑھ لیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں میں نے کہا کہ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں جو صوبائی خود مختاری دی گئی ہے اس پر عملدرآمد کیا جائے اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی اصل روح کو بحال کیا جائے ان کی قرارداد کے ساتھ انکلوڈ Include کروائی بلکہ ان کی قرارداد کو بالکل ختم کر کے ہم نہیں لائے بلکہ یہ ہم نے قرارداد۔

جناب اسپیکر - یہ میں اس پر فیصلہ دے رہا ہوں۔ (شور) (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک - جناب اسپیکر۔ صاحب یہ ہماری یونینمس ڈسیژن unanimuos decision ہے اٹ از اے پولیٹکل ڈسیژن It is a political decision اس میں آپ رائے لے لیں۔ آپ رائے نہ دیں۔ آپ اس میں دیکھیں تمام معزز ایوان بیٹھا ہا ہے اس سے رائے لے لیں (شور) ٹھیک ہے آپ جمہوریت کے بڑے قائل ہیں آپ۔ اس پر کیوں رائے دے رہے ہیں ہم جو بیٹھے ہوئے ہیں کم از کم ہم سے آپ رائے لے لیں جی (شور) آپ نئی قرارداد لائیں۔ آپ کیوں اس طرح (شور) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر - مالک صاحب آپ اس کی طہ تک اس کے فائنل تک تو پہنچنے دیں (شور) قہار صاحب کی بات ختم ہو جائے پھر۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر صاحب مولانا امیر زمان صاحب نے جو قرارداد پیش کی تھی قرارداد کا اصل روح تھا صوبائی وسائل اور صوبائی معاملات ہم یہ نہیں چاہتے کہ پھر سارے صوبے ون یونٹ کی طرف چلے جائیں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ بے شک مرکز کے پاس

خارجہ پالیسی دفاع کرنسی اور مواصلات ہوں باقی سارے معاملات صوبوں کے حوالے کئے جائیں اور جہاں تک آئین کا مسئلہ ہے ۷۳ یا ۷۵ یا ۸۵ کا آئین اس بارے میں میرے خیال میں پاکستان کے آئین میں لکھا ہے کہ پراونشل اسمبلی کوئی تجویز نہیں دے سکتی یا نہ کوئی قرارداد پیش کر سکتی ہے۔

جناب اسپیکر — میرے خیال میں کورم کا مسئلہ ہو گیا ہے مولانا صاحب

مولانا عبدالباری — میرے خیال میں مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی

جناب اسپیکر — مولانا صاحب کورم کا مسئلہ ہے۔ پانچ منٹ انتظار کر لیتے ہیں (پانچ منٹ انتظار کے باوجود کورم پورا نہیں ہوا)

جناب اسپیکر — کارروائی پندرہ منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔ (کورم پورا نہ ہونے کے باعث اجلاس بارہ بج کر پندرہ منٹ پر ملتوی ہو گیا) اور (دوبارہ ایک بجے (دوپہر) زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا) تاحال ایوان میں کورم پورا نہ تھا۔

جناب اسپیکر — سیکریٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

Mohammad Hasan Shah

Secretary Assembly

"ORDER"

In exercise of the powers conferred on me by clause.

(b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Sardar Gul Muhammad Khan Jogezai, Governor Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan, on Saturday the 20th March, 1993, after the session is over.

Sd/-

(SARDAR GUL MUHAMMAD KHAN JOGEZAI)

GOVERNOR BALOCHISTAN."

جناب اسپیکر — اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔ (اسمبلی کا اجلاس ایک بج کر دو منٹ (دوپہر) غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی ہو گیا)